امام طحاوی" فرماتے ہیں: ''جب مسجدوں میں جوتوں کے ساتھ داخل ہونا مکروہ نہیں ہے ' اور جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا بھی مکروہ نہیں ہے ' تو قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چلنا بطریق اولی مکروہ نہیں ہے ۔ یہی قول ہے ابوحنیفہ "' ابویوسف " اور امام محمد " کا (شرح معانی الآثار)۔

یہ تو مسئلے کا اصولی جواب ہے لیکن آج کل لوگوں کے جوتے اکثر ناپاک یا مشکوک ہوتے ہیں ' اور صفائی کا اہتمام بھی لوگ بالعموم نہیں کرتے ' اس لیے جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں پوری احتیاط سے کام لیا جائے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ناپاک جوتوں میں نماز پڑھ لی جائے اور فرض ذمے رہ جائے ۔

اسی طرح آج کل مسجدیں بالعموم مفروش ہوتی ہیں ' جن پر جوتوں کی پاک گرد و غبار بھی اگر پڑ جائے تو بدنما نظر آتی ہے ۔ ایسی مسجدوں میں گرد آلود جوتوں کے ساتھ داخل ہونا مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔ لیکن کھلے میدانوں میں بھی جوتے اتارنے کو لازمی عادت بنانا اور پاک جوتوں میں نماز پڑھنے والوں پر اعتراض کرنا بے جا تشدد ہے (گوھر رحمان)۔

فروعات کا مقام

بعض ارکان جماعت کا عمل ' ظاہری جزئیات مثلاً بال بنوانے میں معروف دینی روایت کے خلاف ہے ۔ ان میں سے بعض جماعت کے نمایاں عہدوں پر ممتاز ہیں اور اہمیت رکھنے والی ذمہ داریوں کے متحمل ہیں ۔ عوام اور دین دار طبقہ سے ان کا میل جول زیادہ ہے ۔ ان حالات کی روشنی میں سوال یہ ہے کہ دین کو تمام گوشوں سمیت دنیا پر مسلط کرنے کی جدوجہد کرنے والے افراد ہر گوشہ زندگی میں کیوں دین قائم نہیں کرتے ؟

ہم اپنی جماعت کے ارکان کو صرف منصوص احکام کی پیروی کا پابند کر سکتے ہیں ' کسی مخصوص استنباط کی پیروی کا پابند نہیں کر سکتے ۔ جس طرز مثلاً جس قسم کے بالوں کو آپ ناجائز کہہ رہے ہیں ' اگر ان کے ناجائز ہونے پر آپ کے پاس کوئی نص ہو تو وہ ضرور میرے علم میں لائیں ۔ میں اس کے اتباع کا حکم دوں گا ۔ لیکن اگر اس عدم جواز کو آپ نے کسی نص سے مستنبط کیا ہے تو اپنے استنباط کی پیروی کرنا آپ ہی پر لازم ہے یا پھر اس پر جو آپ کے استنباط کو صحیح مان لے ۔ دوسرا شخص جو اس نص کے معنی آپ کے لیے ہوئے معنی سے مختلف سمجھتا ہو اور اپنے پاس اس کے لیے دلیل رکھتا ہو ' اسے نہ آپ خود مطعون کرنے کا حق رکھتے ہیں اور نہ مجھ سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ میں آپ کے استنباط کو ایک قانون کی حیثیت سے جماعت میں نافذ کروں ۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ جن جزوی مسائل میں ایک سے زیادہ مسلک ہونے کی خود شریعت میں گنجائش موجود ہے ' ان کے بارے میں تشدد اور تنگ نظری برتنے کے نتائج اس امت کے حق میں بہت برے نکل چکے ہیں ۔ اب آخر کب تک یہ سلسلہ جاری رکھا جائے گا؟'' (س ۔ ا ۔ م)۔